بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلام عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

سورۃ الاخلاص میں مکمل توحید اور ہر طرح کے شرک سے نفی ہے

سورۃ الاخلاص کا آسان ترجمہ: اے محمد! کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، یعنی سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں، یعنی اس جیسا کوئی بھی نہیں ہے کیونکہ وہی خالق حقیقی و معبود حقیقی ہے، باقی کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی مخلوق ہے۔

شان نزول: اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض احادیث میں مذکور ہے کہ مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اپنے رب کا نسب ہمیں بیان کیجئے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ بعض روایات میں ہے کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ اپنے رب کے متعلق بتائیں کہ وہ رب کیسا ہے، جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ غرضیکہ مختلف مواقع پر حضور اکرم ﷺ سے اُس معبود کے متعلق سوال کیا گیا جس کی عبادت کی طرف آپ ﷺ لوگوں کو دعوت دے رہے تھے۔ ہر موقع پر آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے ان کے جواب میں یہی سورت سنائی تھی۔ البتہ سب سے پہلے یہ سوال مشرکین مکہ نے کیا تھا، اور ان کے جواب میں ہی یہ سورت (سورۃ الاخلاص) نازل ہوئی تھی۔

الفاظ کی تحقیق: قُلْ: اس کے اولین مخاطب تو نبی اکرم ﷺ ہیں کیونکہ آپ ہی سے سوال کیا گیا تھا کہ آپ کا رب کون ہے اور کیسا ہے؟ لیکن حضور کے بعد ہر مسلمان اس کا مخاطب ہے، یعنی ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کرے۔ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ: اللہ اُس ذات اقدس کا نام ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جو یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، جس نے اپنی قدرت سے یہ پوری کائنات بنائی ہے، اور وہی تنہا اس پوری کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے۔ اللّٰهُ الصَّمَدُ: اللہ تعالیٰ کی پہلی صفت بیان کی گئی کہ وہ صمد ہے۔ صمد لفظ کا مفہوم اردو کے کسی ایک لفظ سے ادا نہیں ہوسکتا۔ اس کے مفہوم میں دو باتیں ہیں کہ سب اس کے محتاج ہیں، اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ: نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ یہ اُن لوگوں کا جواب ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے نسب نامہ کا سوال کیا تھا کہ اللہ رب العزت کو مخلوق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے، جو توالد اور تناسل کے ذریعہ وجود میں آتی ہے۔ نیز اس میں اُن لوگوں کی تردید ہے جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے، یا حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ: کفو کے لفظی معنی مثل اور مماثل کے ہیں۔ یعنی نہ کوئی اس کا مثل ہے اور نہ کوئی اس سے مشابہت رکھتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہم موت کو آج تک اپنی عقلوں سے نہیں سمجھ سکے تو اس ذات اقدس کو اپنی عقلوں سے کیسے سمجھ سکتے ہیں جو زندگی اور موت کا خالق ہو۔ اس کے دیکھنے، سننے اور ہر طرح کی خبر رکھنے کو مخلوق کے سننے، اور دیکھنے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں اللہ کی ذات کو سمجھنے کے لئے اللہ کی مخلوقات میں غور وخوض کرنا چاہئے، مثلاً سورج، چاند، ستارے، آسمان، زمین، پانی، ہوا، آگ، دھوپ، درخت، پہاڑ، جانور، پھل، سبزیاں وغیرہ کیسے وجود میں آگئے۔ خود ہمیں اپنے جسم کے اعضاء پر بھی غور کرنا چاہئے کہ ہمارے جسم کا سارا نظام کیسے چل رہا ہے۔ صرف انگوٹھے کے نشان پر غور کریں کہ آج تک دو انسانوں کے انگوٹھے کا نشان ایک جیسا نہیں ہوا۔

خلاصۂ تفسیر: اس سورت کی ان چار مختصر آیات میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو انتہائی جامع انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ پہلی آیت (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) میں اُن لوگوں کی تردید ہے جو ایک سے زیادہ معبودوں کے قائل ہیں۔ دوسری آیت (اَللّٰهُ الصَّمَدُ) میں اُن لوگوں کی تردید ہے جو اللہ تعالیٰ کو ماننے کے باوجود کسی اور کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا تسلیم کرتے ہیں۔ تیسری آیت (لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ) میں اُن لوگوں کی تردید ہے جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے، یا حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ اور چوتھی آیت (وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ) میں اُن لوگوں کی تردید ہے جو اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت میں کسی اور کی برابری کے قائل ہیں۔ اس طرح مختصر سی سورت نے شرک کی تمام صورتوں کو باطل قرار دے کر خالص توحید ثابت کی ہے۔ اسی لئے اس سورت کو سورۃ الاخلاص کہا جاتا ہے۔

سورۃ الاخلاص میں مکمل توحید اور ہر طرح کے شرک سے نفی ہے: اس سورت میں ہر طرح کے مشرکانہ خیالات کی نفی کر کے مکمل توحید کا سبق دیا گیا ہے کہ اللہ ہی ساری کائنات کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ وہی حقیقی بادشاہ ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اسے اونگھ بھی نہیں آتی ہے۔ وہ نہ کبھی سوتا ہے، نہ کھاتا ہے اور نہ وہ پیتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اگر کائنات میں دو رب ہوتے تو دونوں کا آپس میں اختلاف ہونے کی وجہ سے دنیا کا نظام کب کا درہم برہم ہوگیا ہوتا۔ وہ انسان کے شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ وہ ہر شخص کے ہر عمل سے پوری طرح واقف ہے۔ وہ کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم رکھتا ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے، بلکہ سب اس کی مخلوق ہیں۔ انسان، جن، چرند، پرند، درند سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ سب کے بغیر سب کچھ کرنے والا ہے، اور پوری کائنات مل کر بھی اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرسکتی۔ حاجت روا، مشکل کشا اور مسائل کا حل کرنے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہے۔ وہی مرض اور شفا دینے والا ہے۔

وہی عزت وذلت دینے والا ہے۔ وہی زندگی اور موت دینے والا ہے۔ اسی نے زندگی اور موت کو بنایا ہے تا کہ وہ آزمائے کہ ہم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والے ہیں۔

سورۃ الاخلاص کے بعض فضائل نبی اکرم ﷺ کی زبانی:

سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر:

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ سب جمع ہو جاؤ، میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ جو جمع ہو سکتے تھے، جمع ہو گئے، تو آپ ﷺ تشریف لائے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم۔ باب فضل قراءۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے صحابی (حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے)۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ سورت قرآن کریم کی ایک تہائی کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری۔ باب فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

مذکورہ بالا و دیگر احادیث میں سورۃ الاخلاص کو ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے، جس کی مفسرین نے مختلف توجیہ بیان فرمائی ہیں: ۱) قرآن کریم نے بنیادی طور پر تین عقیدوں پر زور دیا ہے: توحید، رسالت اور آخرت۔ اس سورت میں ان تین عقیدوں میں سے توحید کے عقیدے کی مکمل وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس لئے اس سورت کو ایک تہائی قرآن کہا گیا ہے۔ ۲) قرآن کریم میں تین امور خاص طور پر ذکر کئے گئے ہیں۔ اللہ کی صفات، احکام شرعیہ اور انبیاء کرام و پہلی امتوں کے قصے۔ اس سورت میں اللہ کی جملہ صفات کو اجمالی طور پر ذکر کیا گیا ہے، یعنی اس سورت میں تین امور میں سے ایک امر کا مکمل طور پر اجمالی ذکر آ گیا ہے، اس لئے اس سورت کو ایک تہائی قرآن کہا گیا ہے۔ ۳) قرآن کریم کے معانی اور مفہوم تین علوم پر مشتمل ہیں۔ علم التوحید، علم الشرائع اور علم اخلاق وتزکیہ نفس، اس سورت میں علم التوحید سے متعلق بیان کیا گیا ہے، اس وجہ سے سورۃ الاخلاص کو نبی اکرم ﷺ نے ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔

سورۃ الاخلاص کی کثرت سے تلاوت کرنے والا اللہ کا عزیز:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو ایک مہم پر روانہ کیا۔ وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ اور نماز میں ختم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر کرتے تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا تذکرہ حضور اکرم ﷺ سے کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لئے کرتے تھے کہ یہ صفت اللہ کی ہی اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں بتا دو کہ اللہ بھی انہیں عزیز رکھتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب التوحید۔ باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ)

سورۃ الاخلاص سے سچی محبت کرنے والا جنت میں جائے گا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی مسجد قباء میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۃ الاخلاص پڑھتے پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے تھے۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کیا آپ سورۃ الاخلاص پڑھنے کے بعد یہ سوچتے ہیں کہ یہ کافی نہیں جو دوسری سورت بھی پڑھتے ہیں۔ یا تو آپ یہ سورت پڑھ لیا کریں یا پھر کوئی اور سورت۔ انہوں نے فرمایا: میں اسے (سورۃ الاخلاص کی تلاوت) ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو ٹھیک ہے ورنہ میں (امامت) چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ انہیں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے، لہٰذا کسی اور کی امامت پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا: تمہیں اپنے ساتھیوں کی تجویز پر عمل کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورت پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سورت کی محبت یقیناً جنت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے کسی کو سورۃ الاخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا: کیا واجب ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت۔ (ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص) یعنی جس نے اس سورت کے تقاضوں پر عمل کر لیا تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہو گیا۔

معوذتین کی طرح سورۃ الاخلاص کی تلاوت دنیاوی آفات سے حفاظت کا ذریعہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام کے لئے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے ''قل ہو اللہ احد''، ''قل اعوذ برب الفلق''

اور ''قل اعوذ برب الناس'' پڑھ کران پر پھونکتے تھے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر، چہرہ اور جسم کے آگے کے حصہ سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔ (بخاری۔ باب فضل المُعوذات)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں بارش اور سخت اندھیرا تھا، ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے، جب آپ ﷺ کو پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو، میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں، آپ ﷺ نے فرمایا، قل ہواللہ احد، اور معوذتین پڑھو، جب صبح اور شام ہو، تین مرتبہ یہ پڑھنا تمہارے لئے ہر تکلیف سے امان ہوگا۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی)

خلاصۂ کلام: جیسا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ذکر کیا گیا کہ سورۃ الاخلاص قرآن کریم کی ایک عظیم سورت ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سورت کو ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے، جس کی مختلف توجیہ بیان کی گئی ہیں۔ اس مختصر سی سورت سے محبت کرنے والوں اور اس کو اہتمام سے پڑھنے والوں کو آپ ﷺ نے جنت کی بشارت سنائی ہے۔ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے ساتھ سورۃ الاخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنے سے متعدد آفات سے حفاظت ممکن ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی متعدد صفات بیان کی گئی ہیں، ان پر غور وخوض کریں۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اللہ کی جملہ صفات پر ایمان لائیں اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ تمام مدنی ومالی عبادات میں صرف اللہ کی ذات کی رضا مطلوب ہو۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی، ریاض (www.najeebqasmi.com)